الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ

۱۳۲۴ھ

تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ

تصنیف

مجدد المأۃ حاضرہ مؤید الملت الطاہرہ حضرت الشیخ مولینا المولوی الحاج
محمد احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ

مترجم و محشی

استاذ الاساتذہ علامہ حافظ محمد احسان الحق قادری رضوی مدظلہ العالی۔ لائلپور

شائع کردہ

ادارہ اشاعت تصنیفات رضا
محلہ سوداگران رضا نگر بریلی شریف

رسالہ

الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ[۲۲][۱۲] کی تمہید

جسے مصنفِ رسالہ (علیہ الرحمہ) کے فرزند حجۃ الاسلام العلامہ الحاج الفاضل صاحب الشان المولوی محمد حامد رضا خان القادری نے لکھا۔ (سلامتی والا رب انہیں سلامتی کے گھر (جنت) میں داخل فرمائے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اللہ کو ہیں اور وہ کافی ہے۔ سلام اللہ کے ان بندوں پر جنہیں اس نے چنا، خاص کر اس محبوب پر جو امید گاہ شفاعت کنندہ اور انتخاب فرمودہ ہیں، نیز آپ کی آل و اصحاب پر جو صدق و وفا اور نور و صفا والے ہیں اور ان کے ساتھ ہم پر بھی (سلامتی نازل) اسے وہ ذات جس نے وعدہ کیا تو پورا کیا اور وعید دی تو معاف فرمایا۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد! حقیقت یہ ہے کہ مولا سبحانہ، و تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص فرماتا ہے اور اپنی جلیل الشان نوازشوں کے ساتھ اس پر احسان کرتا ہے اور اس کے لیے ایسی بڑی بڑی نعمتیں پسند فرماتا ہے جن سے عقلوں اور فہموں کو حیرت ہوتی ہے بلکہ ان کی قدر و منزلت کا اندازہ وہم و گمان بھی نہیں کر سکتے۔ اور ان سب الطاف کا اصل سبب حبیب کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وہ بابرکت احسان ہے جو آپ کی فضیلت والی نعمتوں کے کامل حسن کا کرشمہ ہے۔ وہ حبیب جو غنی ہیں دوسروں کو غنی کرتے ہیں، سخی ہیں دوسروں کو دیتے ہیں، ابو القاسم ہیں دوسروں میں نعمتوں کی تمام قسمیں بانٹتے ہیں (آپ پر اور آپ کی آل و اصحاب پر افضل درود اور اکمل سلام اترے) کیونکہ آپ ہی بندوں کے لیے سب سے بڑے وسیلہ اور اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے خلیفہ و نائب ہیں۔ دنیا میں اور آخرت میں سب خزانوں کی کنجیاں آپ ہی کو عطا ہوئی ہیں۔ مولا تعالیٰ نے اپنی رحمت کے خزانے آپ کے دست کرامت میں رکھ دیے ہیں۔ تو کوئی بھلائی کسی کی طرف نہیں جاتی مگر آپ کے پاس سے ہو کر۔ اور کوئی عطیہ کسی کو نہیں پہنچتا مگر آپ سے نسبت پا کر۔ ان اشعار کے قائل پر اللہ تعالیٰ

ہوتی تھی۔ میں نے عرض کیا۔ حضور! میں آپ کے دربار میں حاضر ہوا ہوں اس شور و شغب سے مجھے نجات ملے۔ جیسے ہی پہلا قدم روضۂ مبارک میں رکھا ہے کہ معلوم ہُوا سب ایک دم چُپ ہو گئے میں سمجھا کہ واقعی سب لوگ خاموش ہو گئے۔ قدم درگاہ شریف سے باہر نکالا پھر وہی شور و غل تھا پھر اندر قدم رکھا پھر وہی خاموشی۔ معلوم ہُوا کہ یہ سب حضرت کا تصرف ہے (ملفوظات صفحہ ۱۵ ج ۳)

نہ مجھے طاعون ہے نہ ہو گا

ایک صاحب نے میری دعوت کی۔ باہر لے گئے۔ ان دنوں جناب سید حبیب اللہ صاحب دمشقی فقیر کے یہاں مقیم تھے ان کی بھی دعوت تھی۔ میرے ساتھ تشریف لے گئے۔ وہاں دعوت کا یہ سامان تھا کہ چند لوگ گائے کے کباب بنا رہے تھے اور حلوائی پوریاں۔ یہی کھانا تھا۔ سید صاحب نے مجھ سے فرمایا تو (آپ) گائے کے گوشت کا (کے) عادی نہیں۔ اور یہاں کوئی اور چیز موجود نہیں۔ بہتر کہ صاحب خانہ سے کہہ دیا جائے۔ میں نے کہا یہ میری عادت نہیں۔ وہی پوریاں کباب کھائے۔ اسی دن مسوڑوں میں درم ہو گیا۔ اور اتنا بڑھا کہ حلق اور منہ بالکل بند ہو گیا۔ مشکل سے تھوڑا دودھ حلق سے اتارتا اور اسی پر اکتفا کرتا۔ بات بالکل نہ کر سکتا تھا۔ یہاں تک کہ قرأت سریہ بھی میسر نہ تھی سنتوں میں بھی کسی کی اقتداء کرتا۔ اس وقت مذہب حنفی میں عدم جواز قرأت خلف الامام کا یہ نفیس فائدہ مشاہدہ ہُوا۔ جو کچھ کسی سے کہنا ہوتا لکھ دیتا۔ بخار بہت شدید تھا اور کان کے نیچے گلٹیاں۔ میرے منجھلے بھائی مرحوم ایک طبیب کو لائے۔ ان دنوں بریلی میں مرض طاعون بشدت تھا۔ ان صاحب نے بغور دیکھ کر سات آٹھ مرتبہ کہا۔ یہ وہی ہے، وہی ہے، وہی ہے یعنی طاعون۔ میں بالکل کلام نہ کر سکتا تھا۔ اس لیے انہیں جواب نہ دے سکا۔ حالانکہ میں خوب جانتا تھا یہ غلط کہہ رہے ہیں۔ نہ مجھے طاعون ہے نہ ان شاء اللہ العزیز کبھی ہو گا۔ اس لیے کہ میں نے طاعون زدہ کو دیکھ کر بارہا وہ دعا پڑھ لی ہے جسے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی بلا رسیدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ لے گا اس بلا سے محفوظ رہے گا وہ دعا یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا جن جن امراض کے مریضوں جن جن بلاؤں کے مبتلاؤں کو دیکھ کر میں نے اسے پڑھا بحمدہ تعالیٰ آج تک ان سے محفوظ ہوں اور بعونہ تعالے ہمیشہ

محفوظ رہوں گا ۔۔۔۔ مجھے ارشادِ حدیث پر اطمینان تھا کہ مجھے طاعون کبھی نہ ہوگا ۔ آخر شب میں کرب بڑھا ۔ میرے دل نے درگاہِ الٰہی میں عرض کی اَللّٰھُمَّ صَدِّقِ الْحَبِیْبَ وَکَذِّبِ الطَّبِیْبَ (اے اللہ اپنے حبیب کے سچ کو اور طبیب کے جھوٹ کو ظاہر فرما)

کسی نے میرے داہنے کان میں منہ رکھ کر کہا کہ " مسواک اور سیاہ مرچیں " لوگ باری باری سے میرے لیے جاگتے ۔ اس وقت جو شخص جاگ رہا تھا ۔ میں نے اشارے سے اسے بلایا ۔ اور اسے مسواک اور سیاہ مرچ کا اشارہ کیا ۔ وہ مسواک تو سمجھ گئے ۔ گول مرچ کس طرح سمجھیں بغرض بمشکل سمجھے ۔ جب یہ دونوں چیزیں آئیں ۔ بدقت میں نے مسواک کے سہارے پر تھوڑا تھوڑا منہ کھولا ، اور دانتوں میں مسواک رکھ کر چھوڑ دی کہ دانتوں نے بند ہو کر دبالی ۔ پسی ہوئی مرچیں اسی راہ سے داڑھوں تک پہنچائیں ۔ تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ ایک کُلی خالص خون کی آئی مگر کوئی تکلیف و اذیت محسوس نہ ہوئی ۔ اس کے بعد ایک کُلی خون کی اور آئی اور بحمد اللہ تعالیٰ وہ گلٹیاں جاتی رہیں ۔ منہ کھل گیا ۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور طبیب صاحب سے کہلا بھیجا کہ آپ کا وہ طاعون بفضلہٖ تعالیٰ دفع ہو گیا اور تین روز میں بعونہٖ تعالیٰ بخار بھی جاتا رہا (ملفوظات صفحہ ۱۴ تا ۱۷ ج ۱)

آشوبِ چشم پھر نہ ہُوا مجھے نوعمری میں آشوبِ چشم اکثر ہو جاتا اور بوجہ حدّتِ مزاج بہت تکلیف دیتا تھا ۔ ۱۹ سال کی عمر ہو گی ۔ رام پور جاتے ہوئے ایک شخص کو رَمدِ چشم میں مبتلا دیکھ کر یہ دعا پڑھی جب سے اب تک آشوبِ چشم پھر نہ ہُوا ۔ اسی زمانہ میں صرف دو مرتبہ ایسا ہُوا کہ ایک آنکھ کچھ دبی معلوم ہوئی ۔ دو چار دن بعد وہ صاف ہو گئی ۔ دوسری دبی پھر وہ بھی صاف ہو گئی مگر درد کھٹک سرخی ، کوئی تکلیف اصلاً کسی قسم کی نہیں ۔۔۔۔ اس دعا کی برکت سے یہ (آشوبِ چشم) تو جاتا رہا (ملفوظات صفحہ ۱۵ تا ۱۹ ج ۱)

مقدمہ نزولِ آب جمادی الاولیٰ ۱۳۰۰ھ میں بعض مہم تصانیف کے سبب ایک مہینہ کامل باریک خط کی کتابیں شبانہ روز علی الاتصال دیکھنا ہُوا ۔ گرمی کا موسم تھا ۔ دن کو اندر کے دالان میں کتابیں دیکھتا اور لکھتا ۔ اٹھائیسواں سال تھا ۔ آنکھوں نے اندھیرے کا خیال نہ کیا ۔ ایک روز شدّتِ گرمی کے باعث دو پہر کو لکھتے لکھتے نہایا ۔ سر پر پانی پڑتے ہی معلوم ہُوا کہ کوئی چیز دماغ سے داہنی آنکھ میں اتر آئی ۔ بائیں آنکھ بند کر کے داہنی آنکھ سے دیکھا ، تو

وسط شی مرئی میں ایک سیاہ حلقہ نظر آیا۔ اس کے نیچے شے کا جتنا حصہ ہوا وہ ناصاف اور دبا ہوا معلوم ہوتا..... حکیم سید مرزا اشفاق حسین صاحب مرحوم سہوانی ڈپٹی کلکٹر طبابت بھی کرتے تھے اور فقیر کے مہربان تھے۔ فرمایا۔ مقدمۂ نزولِ آب ہے۔ بیس برس بعد (خدانہ کردہ) پانی اتر آئے گا۔ میں نے التفات نہ کیا اور نزولِ آب والے کو دیکھ کر وہی دعا پڑھ لی اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر مطمئن ہوگیا ۱۳۱۶ھ میں ایک اور حاذق طبیب کے سامنے ذکر ہوا۔ بغور دیکھ کر کہا۔ چار برس بعد (خدانخواستہ) پانی اتر آئے گا۔ ان کا حساب، ڈپٹی صاحب کے حساب کے بالکل موافق آیا۔ انہوں نے بیس برس کہے تھے انہوں نے سولہ برس بعد چار کہے۔ مجھے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر وہ اعتماد نہ تھا کہ طبیبوں کے کہنے سے معاذ اللہ متزلزل ہوتا۔ بیس درکنار، تیس ۳۰ برس سے زائد گزر چکے ہیں اور وہ حلقہ ذرہ بھر نہ بڑھا نہ بعونہٖ تعالیٰ بڑھے۔ نہ میں نے کتاب بینی میں کبھی کمی کی نہ ان شاء اللہ تعالیٰ کروں۔ یہ میں نے اس لیے بیان کیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائم و باقی معجزات ہیں جو آج تک آنکھوں دیکھے جا رہے اور قیامت تک اہلِ ایمان مشاہدہ کریں گے۔ میں اگر انہیں واقعات کو بیان کروں جو ارشادات کے منافع میں نے خود اپنی ذات میں مشاہدہ کیے، تو ایک دفتر ہو۔

(ملفوظات صفحہ ۱۶ تا ۱۷ ج ۱)

مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ ہے!

طاعون اور وبائی امراض جس قدر ہیں اور نابینائی دیک چشمی، برص، جذام وغیرہ وغیرہ کا مجھ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وعدہ ہے کہ یہ امراض مجھے نہ ہوں گے جس پر میرا ایمان ہے (کیونکہ میں نے ایسے مریضوں کو دیکھ کر ارشاد فرمودہ دعا پڑھی ہوئی ہے (ملفوظات صفحہ ۴۲ ج ۴)

نورانی صورت آدمی کی آمد

میری اتنی عمر گزری لوگ میری مخالفت ہی کرتے رہے۔ ایک طرف کفار کا نرغہ۔ دوسری طرف حاسدین کا مجمع۔ مجھ سے بعض لوگوں نے کہا۔ مجموعہ اعمال بھرا ہوا ہے۔ سینیاں بھری پڑی ہیں۔ کوئی عمل کر لیجیے۔ میں نے کہا۔ جنہوں نے یہ تلواریں مجھے دی ہیں انہیں کا یہ حکم ہے کہ تلوار ہاتھ میں کبھی نہ